سوال

(154) غیر مسلم کارکنوں کو اسلامی ممالک خصوصاً جزیرۃ العرب میں بلانا

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

کیا غیر مسلم کارکنوں کو بلانا جائز ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

اس میں کچھ شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ حکم دیا تھا کہ مشرکوں کو جزیرۃ العرب سے نکال دیا جائے یہود و نصاری کے جزیرۃ العرب سے نکال دینے کا بھی آپ نے حکم دیا اور فرمایا کہ :

لاخرجن اليهود والنصاري ن جزيرة العرب حتى لاادع الا مسلما (صحیح مسلم)

"یہود و نصاری کو جزیرۃ العرب سے نکال دوں گا حتی کہ یہاں صرف مسلمان ہی باقی رہ جائیں گے ۔" احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خواہش یہ تھی کہ جزیرۃ العرب میں صرف مسلمان ہی رہیں کیونکہ عیسائیوں اور دیگر کفار کے جزیرۃ العرب میں موجود ہونے کے بہت سے خطرات ہیں اس جزیرہ سے اسلام کا آغاز ہوا اور یہاں سے اسلام اطراف و اکناف عالم میں پھیل گیا اور پھر بالآخر اسلام یہیں لوٹ آئے گا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ ایمان سمٹ کر مدینہ کی طرف اس طرح آ جائے گا جس طرح سانپ سمٹ کر اپنی بل کی طرف آ جاتا ہے غیر مسلموں کو جزیرۃ العرب میں بلانے کے بہت زیادہ خطرات ہیں اور نہ بھی ہوں تو کیا یہ خطرہ کم ہے کہ انہیں بلانے والا ان سے الفت و محبت کا اظہار کرے گا ان کی طرف مائل ہو گا ممکن ہے اس کے دل میں بھی ان کی محبت رچ بس جائے اور ارشاد باری تعالیٰ ہے :

لَا تَجِدُ قَوۡمًا يُؤۡمِنُونَ بِاللَّهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ يُوَادُّونَ مَنۡ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَوۡ كَانُوٓاْ ءَابَآءَهُمۡ أَوۡ أَبۡنَآءَهُمۡ أَوۡ إِخۡوَٰنَهُمۡ أَوۡ عَشِيرَتَهُمۡ أُوْلَٰٓئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الۡإِيمَٰنَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٖ مِّنۡهُ ۲۲ ... سورة المجادلة

"جو لوگ اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان ہی کے لوگ ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح تحریر کر دیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے ۔" اس بات کا بھی امکان ہے کہ اس کے سامنے حق باطل میں اشتباہ پیدا ہو جائے اور وہ انہیں اپنا بھائی سمجھنے لگ جائے اور شیطان کے بہکاوے میں آ کر کہے کہ یہ ہمارے انسانی بھائی ہیں حالانکہ یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ حقیقی اخوت ایمانی اخوت ہے دین کا اختلاف ہو تو پھر کوئی اخوت نہیں حتی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خدمت میں جب حضرت نوح علیہ السلام نے یہ عرض کیا :

وَنادىٰ نوحٌ رَبَّهُ فَقالَ رَبِّ إِنَّ ابنى مِن أَهلى وَإِنَّ وَعدَكَ الحَقُّ وَأَنتَ أَحكَمُ الحـٰكِمينَ 45 ... سورة هود

"میرے پروردگار؛ میرا بیٹا بھی میرے گھر والوں میں سے تھا (تو اس کو بھی نجات دے) تیرا وعدہ سچا ہے اور تو سب سے بہتر حکم ہے۔"

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّهُ لَيسَ مِن أَهلِكَ 46 ... سورة هود

''وہ تیرے گھر والوں میں سے نہیں تھا۔''

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی مومن اور کافر کے درمیان ہر قسم کے تعلق کو منقطع کر دیا ہے حتی کہ آپ نے فرمایا:

لایرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم (صحيح بخاري)

"مسلمان کافر کا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔" جب صورت حال یہ ہے تو پھر مسلموں سے میل جول رکھنا۔ انہیں اپنے ملکوں میں بلانا انہیں اپنے کاموں میں شریک کرنا ان کے ساتھ کھانا پینا اور ان کے پاس آنا جانا مسلمانوں کے دلوں سے غیرت کو ختم کر دے گا حتی کہ وہ ان لوگوں سے محبت کرنے لگیں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَتَّخِذوا عَدُوّى وَعَدُوَّكُم أَولِياءَ تُلقونَ إِلَيهِم بِالمَوَدَّةِ وَقَد كَفَروا بِما جاءَكُم مِنَ الحَقِّ 1 ... سورة الممتحنة

"مومنو؛ اگر تم میری راہ میں لڑنے اور میری خوشنودی طلب کرنے کے لئے نکلے ہو تو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ تم ان کو دوستی کے پیغام بھیجتے ہو اور وہ (دین) حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے منکر ہیں۔"

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38